

تشریح

امام حسین علیہ السلام کے گھر والے حبیبیہ میں زار و قطار رہ رہے تھے۔ امام حسین علیہ السلام کی زوجہ محترمہ حضرت شہر بانو محسن میں کم سم کھڑی تھیں اور امام حسین علیہ السلام کی بہن حضرت لیلیٰ بنت ابی طالب نے کربار بارگاہی تھیں میں نمازیوں اور مواظبت کے قربان جاؤں۔ خدا تعالیٰ کی صفت و شفا کرنے کا انداز بھی ہے اسے لوگوں میرے یوسف ثانی کی اذان سنو۔

صف میں ہوا جو نعرہ قد قامت الصلوٰۃ قائم ہوئی نماز اٹھے شاہ کائنات وہ نور کی صفیں وہ مصلی ملک صفات قدموں سے جن کے ملحق تھی آنکھیں رو نہایت جلوہ تھا تاج عرش مصلی حسین کا مصحف کی لوح تھی کہ مصلی حسین کا

تشریح

نمازیوں نے صفیں بنالیں۔ جب اقامت قد قامت الصلوٰۃ نماز کھڑی ہو گئی ہے پھر بھی گئی امام حسین علیہ السلام امامت کیلئے کھڑے ہو گئے۔ ان نورانی صفوں میں فرشتہ صفات لوگ کھڑے تھے جن کے قدموں سے نجات کا راستہ ملتا ہے۔ یعنی ان کی اتباع کرنے سے مقام جنت نصیب ہوتا ہے۔ امام حسین علیہ السلام کا زمین سے لے کر آسمان تک جلوہ نظر آتا تھا۔ امام حسین علیہ السلام کا مصلی قرآن کی تفسیر کے مانند تھا۔

اک صف میں سب محمد و حیدر کے رشتہ دار اٹھارہ نوجوان تھے اگر کیجئے شہر سب جگر نگار حق آگاہ خاکسار پیر امام پاک کے دانائے روزگار کسب ہر طرف یہ افلاک انہیں کی ہے جس پر درود پڑھتے ہیں خاک انہیں کی ہے

تشریح

امام حسین علیہ السلام کے مقتدیوں کی ایک صف میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے رشتہ دار کھڑے تھے جو کفایت میں اٹھارہ نوجوان تھے۔ ان سب کے دل زخمی تھے یہ اللہ تعالیٰ کو پہچاننے والے عجز و خاکساری کے پیکر تھے۔ امام عالی مقام کی متابعت کرنے والے یہ لوگ اپنے وقت کے دانائوں میں سے تھے۔ وہ صحیح پڑھ رہے تو معلوم ہو رہا تھا کہ وہ آسمانوں کے مالک ہیں اور جس پر یہ درود پڑھ رہے ہیں اس زمین کے مالک وہی ہیں۔

فارغ ہوئے نماز سے جب قبلہ امام آئے مصلحی کو جوانان تشنگان چومے کسی نے دست شہنشاہ خاص و عام آنکھیں ملیں قدم پہ کسی نے باحرام کیا دل تھے کیا سپاہ رشید و سعید تھی باہم معانے تھے کہ مرنے کی عید تھی

تشریح

جب امام حسین نماز سے فارغ ہوئے تو مقتدی نو جوان جو کئی دنوں سے پیاسے تھے۔ امام حسین علیہ السلام سے مصافحہ کرنے کیلئے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے مقتدی نماز سے فارغ ہونے کے بعد امام سے ہاتھ ملاتے ہیں کسی نے آپ کے ہاتھ چومے اور کسی نے احترام کی غرض سے آپ کے قدموں پر اپنی آنکھیں ملیں۔ امام حسین علیہ السلام کی صف میں شامل سپاہی نہایت نیک اور بھلے آدمی تھے۔ یہ لوگ راہ خدا میں مرنے شہادت کی خوشی میں آپس میں گلے گلے رہے تھے۔

زاری تھی التجا تھی مناجات تھی ادھر واں صف کشی و ظلم و تعدی و شور و شر کہتا تھا ابن سعد یہ جا جا کے نہر پر گھاٹوں سے ہوشیار ترائی سے باخبر دو روز سے ہے تشنہ دہانی حسین کو ہاں مرتے دم بھی دیجو نہ پانی حسین کو

تشریح

ادھر امام حسین علیہ السلام کے ساتھ خدا کے حضور آہ و زاری اور دعائیں کر رہے تھے تو ادھر دوسری طرف یزیدی لشکر میں شور و غل اٹھ رہا تھا۔ اس لشکر کا ہر فرد ظلم و ستم کا قائل اور سخت مزاج تھا۔ یزیدی لشکر کا سپہ سالار ابن سعد نہر فرات پر کھڑا اپنے سپاہیوں سے کہہ رہا تھا کہ خبردار نہر کے گھاٹ اور ترائیوں پر بڑی نظر رکھو۔ ہم نے دو روز سے امام حسین علیہ السلام پر پانی حاصل کرنے کی پابندی عائد کر رکھی ہے۔ وہ پانی کا کوئی سآھی یہاں سے پانی کی بوند تک حاصل نہ کرنے پائے۔ ہاں یاد رکھو حسین اگر مرنے بھی لگے تو اسے پانی نہ دینا۔

بٹے تھے جانماز پہ شاہ فلک سر پر ناگہ قریب آ کے گرے تین چار تیر دیکھا ہر اک نے مڑ کے سوئے لشکر شریر عباس اٹھے تول کے شمشیر بے نظیر تھے سراج امامت کے نور پر روکی سپر حضور کرامت ظہور پر

تشریح

امام حسین علیہ السلام ابھی مصلے ہی پر تشریف فرما تھے کہ اچانک یزیدی لشکر کی جانب سے تین ہزار فوجیں آپ کے قریب گرے۔ امام حسین علیہ السلام کے ساتھیوں نے شرارت کرنے والے یزیدی کے گھات پر کود دیکھا۔ حضرت عباس اپنی بے نظیر تلوار لے کر اٹھے اور امام عالی مقام کے سامنے ڈھال اٹھائے۔ حضرت عباس امامت کے چراغ پر پروانہ وار قربان ہونے کیلئے تیار تھے۔

سے مڑ کے کہنے لگے سرور زماں تم جا کے کہہ دو خیمے میں اے پدر کی جاں بچوں کو لے کر صحن سے ہٹ جائیں یہاں دشمنی پر کمر لشکر گراں ڈر ہے مجھے کہ گردن اصغر ہدف نہ ہو

جب یزیدی لشکر نے چھیڑ چھاڑ شروع کر دی اور اس کی طرف سے تیر چلنے لگے تو امام حسین علیہ السلام نے اپنے بیٹے اکبر سے فرمایا کہ تم خیمے میں جا کر خواتین سے کہہ دو کہ وہ محکم سے ہٹ جائیں اور خیمے ہی میں محصور رہیں، کیونکہ یزید کا لشکر سرکشی پر آمادہ ہو چکا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ عورتوں کی غفلت سے کسی بچے کی جان چلی جائے۔ مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ یہ لوگ میرے شیر خوار بیٹے اصغر کو ہدف بنانے والے ہیں۔

خیمے میں جا کے شہ نے یہ دیکھا حرم کا حال
نہیب کی یہ دعا ہے کہ اے رب ذوالجلال
بانوئے نیک نام کی کھیتی ہری رہے
چہرے تو فتن ہیں اور کھلے ہیں سروں کے بال
فج جائے اس فساد سے خیر النساء کا لال
صنڈل سے مانگ بچوں سے گودی ہری رہے

تشریح

حضرت امام حسین علیہ السلام خیمے میں تشریف لے گئے اور سب کا حال ملاحظہ فرمایا۔ بھوک اور پیاس سے سب کے چہروں پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ عورتوں کے بال کھلے ہوئے تھے۔ آپ کی بہن حضرت زینب کے لب پر یہ دعا تھی کہ یا اللہ العالمین حضرت فاطمہ کا جگر گوشہ اس فساد سے فحج جائے اور میری بھانجی شہر بانو کی کھیتی سرسبز رہے اس کا سہاگ اور اولاد سلامت رہے۔

معراج میں رسول نے پہنا تھا جو لباس
کشتی میں لائیں زینب اسے شاہ دیں کے پاس
سر پہ رکھا عمامہ سردار حق شناس
پہنی قبائے پاک رسول فلک ابھاری
بر میں درست و چست تھا جامہ رسول کا
رومال فاطمہ کا عمامہ رسول کا

تشریح

امام حسین علیہ السلام نے یزیدیوں کو سمجھانے بھجانے کیلئے ان کے لشکر کی جانب جانے کا عندیہ ظاہر کیا تو حضرت زینب ایک تھال میں آپ کے زیب تن کرنے کیلئے پوشاک لے کر حاضر ہوئیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معراج کے موقع پر جو لباس پہنا ہوا تھا یہ وہی لباس تھا جو امام حسین علیہ السلام نے زیب تن فرمایا۔ حق شناس لوگوں کے سردار امام حسین علیہ السلام نے سر پر دستار مبارک رکھی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متبرک قبائیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لباس آپ کی قامت پر پورا آیا۔ آپ کے ہاتھ میں جو رومال تھا یہ آپ کی والدہ حضرت فاطمہ کی نشانی تھا۔ آپ نے جو دستار پہنی یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنا کرتے تھے۔

پوشاک سب پہن چکے جس دم شہ زمن
لے کر بلائیں بھائی کی رونے لگی بہن
چلائی ہائے آج نہیں حیدر و حسن
اماں کہاں سے لائے تمہیں اب یہ بے وطن
رخصت ہے اب رسول کے یوسف جمال کی
صدقے گئی بلائیں تو لو اپنے لال کی